بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

نیا پاکستان...... بتعاونِ علمائے کرام وفقہائے عظام ومشائخ اسلام

ایک پاکستان تو وہ ہے جو علماء ومشائخ کی کاوشوں سے ۱۹۴۷ء میں قائم ہوا اور جس کے بنانے کا کام ۱۸۵۷ء بلکہ اس سے بھی قبل شروع ہوگیا تھا اب اک نیا پاکستان بنانے کی تیاریاں ہیں جو بانیانِ پاکستان کے فرزندان' جانشینان ووارثان کے تعاون سے بننے جارہا ہے' اس پاکستان کے خدوخال واضح کرنے کے لئے پاکستان کی کم ازکم دوسیاسی پارٹیاں گزشتہ چار ماہ سے زوروشور سے سرگرمِ عمل ہیں اور نئے پاکستان میں کیا کچھ ہوگا اس کی جھلکیاں اپنے پروگراموں کے ذریعہ دکھانے میں مصروف ہیں ......اب تک معلومہ حقائق کے مطابق نئے پاکستان میں شریعت نام کی کوئی شئی نہیں ہوگی اور اخلاقیات کی نئی ڈکشنری مرتب ہوگی جس کے بعض محاورے اور ضرب الامثال نیا پاکستان بنانے کے خواہش مندوں کی زبانوں سے برسرِ عام سننے کو ملتے رہتے ہیں......

نیا پاکستان بنانے والوں کا کہنا ہے کہ چونکہ قدیم پاکستان علماء ومشائخ کا بنایا ہوا تھا اس لئے کامیابی سے نہیں چل سکا مگر اب جو جدید پاکستان بنے گا وہ صرف ماڈرن علماء ومشائخ ہی کے تعاون سے بنے گا اور اس میں ہر جدت ہوگی جس کا مظاہرہ ملک میں گزشتہ چار ماہ سے جاری دھرنوں اومظاہروں میں علماء نما شرکاء مسلسل کررہے ہیں......

نئے پاکستان میں اب زبانوں کے تالے کھل جائیں گے اور ہر شخص کو ہر بات کھلے بندوں ننگے میڈیا کے سامنے کہنے کی اجازت ہوگی...... اس کے اشتہارات ایک عرصہ سے بڑے شہروں کے درودیوار پر لکھے نظر آرہے ہیں...... بول کہ لب آزاد ہیں تیرے.......... ہمارے ایک کرم فرما مفتی وزیر احمد صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں وہ بڑی دردمندی ودل سوزی سے لکھتے ہیں..........

..........عصرِ حاضر کا ایک المیہ میوزک بھی ہے، جس سے امت مسلمہ کے بچوں کے مستقبل کو تباہ کیا جارہا ہے۔ کوئی بھی صاحب عقل میوزک، گانا، ڈھول، باجے، اور گویوں کی تباہ کاریوں سے انکار نہیں کرسکتا۔

☆ الایمان یذھب الھموم، ویزیل الغموم، وھو قرۃ عین الموحدین، وسلوۃ العابدین.☆

معاشرہ میں سب سے زیادہ فحاشی، عریانی، بے حیائی میوزک کے ذریعے پھیلی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے گانے والے کو شیطان قرار دیا اور گانا کو دل میں منافقت اگانے کا ذریعہ قرار دیا۔اور جب آپ نے سرنگی کی آواز سنی تو ناپاک آواز سننے سے اس قدر احتیاط فرمائی کہ کان مبارک میں انگلیاں داخل کرلیں۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں:

بینانحن نسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بالعرج اذعرض شاعر ینشدفقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلی جوف رجل قیحا خیرله من ان یمتلی شعرا

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام عروج میں سفر پر تھے اور ایک گویا سامنے آگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا، شیطان کو پکڑلو، اگر انسان کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو اس کے لیے گانا سے (دل) بھرنے سے بہتر ہے''۔(صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۲۵۹، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

آج قوم جسے ہیرو اوراپنا سرمایا سمجھتی ہے ،رسول اللہ ﷺ نے اسے شیطان قرار دیا:یہ قوم کے ''ہیرو، نہیں بلکہ ''زیرو'' ہیں اور نہ فقط اداکارہ ہیں بلکہ بدکارہ ہیں اللہ تعالی سمجھ عطا فرمائے۔

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں: **سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الغناء ینبت النفاق فی القلب** ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ گانا دل میں منافقت پیدا کرتا ہے''۔(ابوداؤد:رقم الحدیث:۴۹۲۷:دار المعرفۃ بیروت لبنان)

حضرت نافعؓ کہتے ہیں: **سمع ابن عمر مزمارا قال فوضع اصبعیه علی اذنیه ونای عن الطریق وقال لی یانافع هل تسمع شیئا قال فقلت لاقال فرفع اصبعیه من اذنیه وقال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم فسمع مثل هذا فصنع مثل هذا ......**

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا تو انہوں سرنگی کی آواز سنی۔پھر اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں داخل کرلیں، جس راستہ پر آپ سفر کر رہے تھے وہ راستہ بھی چھوڑ دیا۔اور مجھے کہا اے نافع کیا تو کچھ سن رہا ہے؟ تو میں نے کہا نہیں، پھر آپ نے انگلیاں کانوں سے نکال لیں۔اور کہا میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ تھا، آپ نے اس طرح (آواز) سنی تو اسی طرح کیا (جیسا کہ میں نے کیا)''۔(ابوداؤد:رقم الحدیث:

۴۹۲۴، دارالمعرفۃ بیروت لبنان)

چونکہ عہد حاضر میں زیادہ تر گانے والے غیر مسلم مرد اور عورتیں ہیں، اس لیے ان کا کلام کفریات سے خالی نہیں ہوتا ہے۔ اور ادھر نام نہاد مسلمان، کافروں کی نقل کرنے والے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے ہندو اور انگریز کا کلام پڑھنا اور سننا ہر محفل کی زینت سمجھتے ہیں، چاہے سفر میں ہوں، ہوٹل پر کھانا کھا رہے ہوں، اہل خانہ چار دیواری کے اندر وقت گزار رہے ہوں۔ غرضیکہ موسیقی زندگی گزارنے (اور برباد کرنے کا) ایک اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ غضب یہ ہے کہ اب یونیورسٹیوں میں بھی موسیقی کی کلاسوں کا اجرا ہو گیا ہے۔ جب امت مسلمہ کی بیٹیوں اور بیٹوں کو درس گاہوں میں سند اور سبق اسی چیز کا دیا جا رہا ہو، تو بعید نہیں کہ موسیقی کی محفلوں میں پڑھے جانے والے کلام کا کوئی مصرعہ کفر اور گستاخی سے خالی ہو، جو فلم اور غزل کافروں نے عالم کفر اور دارالکفر میں تیار کی مسلمانوں کو اس سے سوائے کفر کے اور کیا حاصل ہوگا۔ بطور تمثیل چند کفریہ اشعار ملاحظہ کیجئے۔

(۱) ہائے تجھے چاہیں گے	اپنا خدا بنائیں گے
(۲) اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا	خدا تراش لیا اور بندگی کر لی
(۳) میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں	قسم خدا کی خدا بن کے آپ رہتے ہیں
(۴) رکھوں گا تمہیں دھڑکنوں میں بسا کے	تمہیں چاہتوں کا خدا میں بنا کے
(۵) میں پیار کا پجاری مجھے پیار چاہئے	رب جیسا ہی مجھے سندر یار چاہئے

مذکورہ بالا اشعار کی خط کشیدہ عبارات صریح کفریات ہیں۔ کیونکہ ان اشعار میں غیر خدا کو، خدا اور رب کہا گیا ہے۔

(۱) دل میں تجھے بٹھا کر کرلوں گی بند آنکھیں	پوجا کروں گی تیری دل میں رہوں گی تیرے
(۲) دل میں ہو تم آنکھوں میں تم بولو تمہیں کیسے چاہوں؟	پوجا کروں یا سجدہ کروں جیسے کہو ویسے چاہوں؟
(۳) تمہارے سوا کچھ نہ چاہت کریں گے	کہ جب تک جئیں گے محبت کریں گے
سزا رب جو دے گا وہ منظور ہوگی	بس اب تو تمہاری عبادت کریں گے
(۴) کسی پتھر کی مورت سے محبت کا ارادہ ہے	پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے

ذکر کردہ چاروں اشعار کفریہ ہیں۔ کیونکہ ان میں خط کشیدہ عبارات میں غیر خدا کی عبادت اور پرستش کے عزم کا اظہار ہے۔ اور ایک شعر میں تو مجازی محبوب سے شاعر نے سجدہ کرنے کا اذن طلب کیا ہے۔ غیر خدا کو تعظیمی سجدہ کرنا حرام ہے۔ اور لائق عبادت سمجھ کر سجدہ کرنا کفر ہے۔

(۱) بے چینیاں سمیٹ کر سارے جہان کی　　　جب کچھ نہ بن سکا تو مرا دل بنا دیا

اس شعر کا مصرع ثانی صریح کفر ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو عاجز اور بے بس قرار دیا گیا۔

(۲) دنیا بنانے والے دنیا میں آ کے دیکھ　　　صدمے سہے جو میں نے تو بھی اٹھا کے دیکھ

اس شعر میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر واضح اعتراض کیا گیا ہے جو کہ کفر ہے۔

(۳) اے خدا ان حسینوں کی پتلی کمر کیوں بنائی؟　　　تیرے پاس مٹی کم تھی یا تو نے رشوت کھائی

یہ شعر کفریات کا مجموعہ ہے۔ ایک تو اس شعر میں اللہ تعالیٰ پر اعتراض کیا گیا ہے۔ دوسرا اللہ تعالیٰ کے عاجز اور بے بس ہونے کا اعتراف کیا گیا۔ تیسرا رشوت کھانے کی گستاخی۔

(۴) حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے　　　خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے

اس شعر میں اللہ تعالیٰ کو نہ جاننے والا کہا گیا ہے جو کہ صریح کفر ہے۔

(۵) خدا بھی آسماں سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا　　　مرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

اس شعر میں متعدد کفریات ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کا انکار۔ (۲) سوچتا ہوگا۔ (۳) آسمان سے دیکھتا ہوگا۔ (۴) کس نے بنایا ہوگا۔

(۶) رب نے مجھ پر ستم کیا ہے　　　زمانے کا غم مجھے دیا ہے

اس شعر کے مصرع اول میں اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کی گئی ہے اور دوسرے مصرع میں اللہ تعالیٰ پر اعتراض کیا گیا ہے یہ دونوں باتیں صریح کفر ہیں۔

(۷) تجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں تجھ کو دیا　　　ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟

اس شعر کے مصرع ثانی میں دو کفریات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ظالم کہا گیا، اور اعتراض کیا گیا۔

(۸) او میرے ربا بارے ربا یہ کیا غضب کیا　　　جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

یہ شعر کفریات سے بھرا ہوا ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کو غضب کرنے والا کہا گیا ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی طرف

بھول کی نسبت کی گئی۔

(۹) مجھے بتاؤ جہاں کے مالک یہ کیا نظارے دکھا رہا ہے   ترے سمندر میں کیا کمی تھی کہ آج مجھ کو رلا رہا ہے

اس شعر میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتراض کیا گیا ہے۔

(۱۰) ہر دکھ کو ہے گلے لگایا   ہر مشکل میں ساتھ نبھایا

ان کی کیا تعریف کروں میں   فرصت سے ہے رب نے بنایا

اس شعر میں فرصت کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے جو کہ کفر ہے۔

عصر حاضر کا ایک المیہ یہ بھی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی زندگیوں کے غزوات اور دیگر واقعات کی فلمیں بنائی جارہی ہیں، بلکہ عذاب قبر پر بھی فلم تیار کرنے سے فاسقین نے گریز واجتناب نہیں کیا، ایک اداکارہ نے ''اذان،، پر فلم بنانے کا اعلان بھی کیا تھا۔ عموماً غزوات وسیرت پاک کی حکایات کرنے والی فلمیں محظورات شرعی سے قطعاً خالی نہیں، کافروں اور فاسقوں کو''معاذ اللہ نبی، صحابی اور فرشتہ بنا کر دکھایا جاتا ہے، فلمی اداکار ایک طرف تو بعینہ ابوجاہل بننے سے گریز نہیں کرتے، تو دوسری طرف صحابی ہونے کے دعویدار۔

غرضیکہ ایسی فلمیں شرعی لحاظ سے بالکل نادرست ہیں اور بربادی ایمان کا باعث ہیں، لوگ ایسی فلم دیکھنے سے کیا سبق لیں گے، جس میں دشمنوں کو ناچتے ہوئے اور عورتوں کے ساتھ عیش وعشرت کرتے ہوئے دکھایا جاتا ہے کہ عین موقع پر مسلمان فوجی پہنچ جاتے ہیں، نیز''اذان،، اور اسلامی شعائر پر بھی فلم بنانا نہایت حرام بلکہ موجب کفر ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسی فلمیں بنانے اور دیکھنے میں تعاون نہ کریں تاہم فقط مقدس مقامات کی مووی جس میں نہ میوزک اور نہ عورت نہ دیگر غیر شرعی امور ان کا دیکھنا اور بنانا جائز ہے۔

مفتی صاحب! نئے پاکستان میں آپ کے ان دکھ بھرے خیالات کے لئے کوئی جگہ نہیں......

کیونکہ آپ نے اپنے قلم سے جس برائی کے خلاف لکھا ہے وہ نئے پاکستان میں برائی نہیں بلکہ عین صواب ہے کہ نوجوانوں کی خواہش وڈیمانڈ کے عین مطابق ہے اس کے ٹریلر کنٹینرز پر چل چکے ہیں اور نیا پاکستان بنانے والوں کے دھرنوں میں دیکھے جاسکتے ہیں' مگر کیا علماء وفقہاء ومشائخ پاکستان کی جانب سے ان کے خلاف کوئی جدوجہد آپ نے دیکھی..........کوئی تحریک آپ کو اس بے حیائی وبے شرمی کے طوفان

کے خلاف کہیں اٹھتی ہوئی نظر آئی...... آخر سارے علماء وفقہاء ومفتیان ومشائخ عظام کی معنی خیز خاموشی کا کیا مطلب ہے؟ کیا انہیں نئے پاکستان کی لیلیٰ اقتدار کے سلسلہ میں ہونے والے عقد میں شامل کرلیا گیا ہے یا کوئی حصہ دینے کی بات طے ہوگئی ہے؟ جس کی وجہ سے ان کی خاموش تائید نیا پاکستان بنانے والوں کو حاصل ہے؟

اسلاف کا طریقہ تو یہ رہا ہے کہ جب بھی کبھی غیر اخلاقی فتنوں' خلافِ شریعت تحریکوں' یا مخالفِ اسلام قوتوں نے سر اٹھایا' علماء ومشائخ سر پر کفن باندھ کر میدان میں نکلے اور ایسے فتنوں کی سرکوبی کر کے دم لیا اور ایسی تحریکوں کو کچلنے میں اپنی تمام تر قوتوں اور صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا...... آج کیا وجہ ہے کہ علماء ومشائخ کے سامنے اور ناک کے نیچے یہ سارے تماشے ہو رہے ہیں جن کی نشاندہی مفتی وزیر احمد صاحب نے اور بعض دیگر حضرات نے کی ہے...... مگر علماء ومشائخ ہیں کہ خاموش............ آخر ان اللہ کے شیروں کو روباہی نے کیوں آلیا ہے............ اقبال تو کہتا ہے کہ............ آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی............ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

کیا اس کی راہ میں رکاوٹ نہ ڈالنے کا سبب کہیں وہ تو نہیں جو کسی نے بایں الفاظ بیان کیا ہے......

آن که شیراں را کند روبه مزاج احتیاج است احتیاج است احتیاج

اگر خدانخواستہ ایسا ہے تو خدا کے لئے بابِ احتیاج بند کیجئے توکل برخدا وقناعت کو اختیار فرمایئے اور مؤثر احتجاج شروع کیجئے............

خدارا اپنی ذمہ داریوں کا احساس کیجئے ورنہ قوم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوگی کہ نیا پاکستان بن رہا ہے...... بتعاونِ خاموشی علمائے کرام وفقہائے اسلام ومشائخ عظام......اور خاموشی تو رضا ہوتی ہے......

واعلم ایہا اللائغ ....

☆کل ما اصابک فاجرہ علی اللہ، من الھم والغم، والحزن والجوع والفقروالمرض والدین

☆اذا اصبحت فلا تنتظر المساء، وعش فی حدود الیوم، واجمع ھمک لاصلاح یومک.☆

علامہ اقبال، یہود یت و جمہوریت

IQBAL & JEWISH DEMOCRACY

بزرگ مفکر محترم آزاد بن حیدر نے اس کتاب میں علامہ اقبال کے افکار کی روشنی میں یہودی جمہوریت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ (ڈاکٹر عبدالقدیر خاں)

☆ بیدار مغز دانشور آزاد بن حیدر نے یہ جامع کتاب تالیف کر کے نہ صرف عالم اسلام کی بلکہ انسانیت کی نمایاں خدمت کی ہے۔ (کے-ایم-اعظم، سابق اقتصادی مشیر اعلیٰ اقوام متحدہ) ☆ محترم آزاد بن حیدر نے علامہ اقبال کی جمہوریت اور یہودیت کی سازشوں کی مغربی مفکرین کی تائید کی روشنی میں منفرد تحقیق کی ہے۔ (جسٹس (ر) آفتاب فرخ) ☆ یہ کتاب منافقین پاکستان کے لیے تازیانہ ہے۔ (جسٹس (ر) نذیر احمد غازی) ☆ فکر اقبال کے حوالے سے یہودیت اور جمہوریت پر یہ پہلی کتاب ہے۔ (پروفیسر فتح محمد ملک) ☆ یہ کتاب اہل علم کے لیے غور وفکر کا سنجیدہ مواد فراہم کرتی ہے۔ (محمد سہیل عمر، ڈائریکٹر اقبال اکیڈیمی، پاکستان) ☆ اس کتاب نے جمہوریت کی آڑ میں صہیونی تحریک کو بے نقاب کر دیا ہے۔ (ابوعمار زاہد الراشدی، سیکریٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل) ☆ جناب آزاد بن حیدر نے یہ کتاب لا کر ملک وقوم کی بڑی خدمت کی ہے۔ (رضی الدین سید، ڈائریکٹر نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ) ☆ اس کاوش کے پیچھے دردمندی، دل سوزی اور اخلاص پنہاں ہے۔ (ڈاکٹر معین الدین عقیل، سابق سربراہ شعبہ اُردو کراچی یونیورسٹی) ☆ یہ کتاب ایک بے مثال کاوش ہے۔ (سید فیروز شاہ گیلانی، ماہر قانون) ☆ مؤلف نے یہودیت و جمہوریت کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ (پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز، ڈائریکٹر شیخ زید اسلامک سینٹر، کراچی یونیورسٹی) ☆ اس کتاب کا عنوان ہی چونکا دینے والا ہے۔ قاری جواب جاننے کے تجسس میں کتاب پڑھے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم، پرنسپل سرسید گرلز کالج، کراچی)

☆ اترک المستقبل حتی یاتی، ولا تھتم بالغد، لانک اذا اصلحت یومک صلح غدک. ☆